رجسٹرڈ ایل نمبر ۶

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجا لانے والا اکیلا اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے ۸ عہ
شش ماہی ۴ عہ
امراء سے امتیازی قیمت صہ ر
ایسے حضرات کے اسماء گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائینگے اسکے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا ÷

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان کرنا ÷
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا ÷
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا ÷
(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا ÷
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی ÷

مورخہ ۳ - دسمبر ۱۹۱۷ء

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۹ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان! | نمبر ۵

مسلمانوں نے آریہ سماج کو کیا دیا
اور
آریہ سماج سے مسلمانوں نے کیا لیا

یہ امر واقع ہے کہ اصول کی پاسداری کے لیئے جیسے باقاعدگی مسلمانوں میں پائی جاتی ہے دنیا میں دیگر مذاہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اصول کی بنا پر مسلمانوں نے اپنے خطرناک سے خطرناک مخالفوں کو بھی پناہ میں لیا اور اسکے ساتھ پیار اور محبت کے برتاؤ کو روا رکھا اور پناہ میں لیکر اسکے لیئے کسی سخت سے سخت آزمائش کی بھی پروا نہ کرنا یہ مسلمانوں کی فطرت میں شامل ہے۔ ایک جانی دشمن ہے مگر جب وہ مسلمانوں کی پناہ میں آتا ہے تو مسلمان اُسے پناہ دینا اپنا فرض اولیٰ سمجھیں گے آج آریہ سماج جس سختی کے ساتھ مسلمانوں سے مقابلہ پر آتا ہے وہ کوئی چھپی بات نہیں ہے آریہ سماج کا کوئی بھی اخبار اٹھا کر دیکھ لو ایک یا دوسری رنگ میں ہر ایک آریہ اخبار کا یہی آئیٹل ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں مسلمانوں کا منہ چڑائے آریہ سماج کے دیگر اخبارات نے عموماً اور آریہ مسافر آگرہ نے خصوصاً اس تماشہ میں جو نام پیدا کیا ہے واقعی وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے، مگر ہم نہایت ہی محبت اور پیار سے اپنے لائق معاصرین سے دریافت کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ خدا کے لیئے آپ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر جواب دو کہ وہ لوگ جنہوں نے جبکہ آریہ سماج کا ذرہ ذرہ دشمن تھا پناہ دی وہ لوگ جنہوں نے جبکہ آریہ سماج کی کوئی بات سننے کا بھی روادار نہیں تھا جگہ دی لیکچروں کا انتظام کیا وہ لوگ جنہوں نے جبکہ آریہ سماج پر ہر طرح سے آزمائش کا وقت تھا اور ہر ایک آریہ سماج پر آوازے کسنا نیکی سمجھتا تھا نے اپنے سایۂ عافیت میں لیا کیا اُنکے ساتھ ایسا سلوک روا رکھنا ہر وقت انکی تخریب کے درپے رہنا اور انکے تنکے کو شہتیر بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہنا اور کوئی موقع بھی انپر چوٹ لگانے کا نہ چھوڑنا کہاں کا انصاف ہے کیا بھلائی کا بدلہ برائی ہی ہوا کرتا ہے۔ خدارا آپ ان باتوں کو اپنے دل میں سوچو کیا انصاف اور اخلاق اس امر کا تقاضا کرتا ہے حاشا و کلا میں اس بات کو پردہ میں نہیں رکھنا چاہتا۔ مجھ بھارت سے مجھے نفرت ہے میں صاف صاف اور واضح حالات آپ صاحبان کے سامنے رکھتا ہوں اور پھر انصاف آپ پر ہی چھوڑتا ہوں جب سوامی دیانند صاحب ۱۸۷۷ء میں پہلی دفعہ لاہور آئے تو انکو ایک ہندو رئیس رتن چند داڑھی والے نے اپنے باغ میں جگہ دی مگر جسوقت سوامی جی نے مورتی پوجا کا کھنڈن شروع کیا تو کئی مورتی پوجکوں نے باغ کے مالک کو جا کر کہا کہ آپ سوامی دیانند کو اپنے باغ سے نکال دیجیئے چنانچہ اس ہندو رئیس نے سوامی جی کو اپنے باغ سے نکال دیا۔ اسی طرح جب سوامی جی کے لیکچروں کے لیئے برہم سماج کے برہم مندر میں انتظام کیا گیا

PUNJAB PUBLIC LIBRARY

برہم سماجیوں نے یہ جان کر انکے خیالات برہم سماج
ہے مختلف ہیں ان کو لیکچر دینے کی ممانعت کر دی
ی طرح لاہور کی ست سبھا والوں نے بھی سوامی
ں کو مکان دینے سے انکار کر دیا جسوقت تمام
ندوؤں نے سوامی جی کو مکان تک دینے سے
نکار کر دیا- اسوقت لاہور کے مشہور و معروف
اکٹر خان بہادر رحیم خان کو کسی نے جا کر یہ ماجرا
سنایا- انہوں نے فوراً بغیر کسی حیل و حجت کے
سوامی دیانند کے لیئے اپنی کوٹھی خالی کر دی اور ایک
اصہ عرصہ سوامی دیانند ڈاکٹر رحیم خاں صاحب
ی کوٹھی پر اپنے عقائد اور اصولوں کی اشاعت کے
لیئے لیکچر دیتے رہے اور پنجاب میں جو پہلی سماج
قائم ہوئی جسے تمام پنجاب کی سنٹرل سماج سمجھا جاتا
تھا- اس کا بنیادی پتھر ۲۴ جون ۱۸۷۷ء کو ڈاکٹر
رحیم یار خاں صاحب کی کوٹھی پر ہی رکھا گیا اور پنجاب
میں سب سے پہلی دفعہ ڈاکٹر صاحب کی کوٹھی پر ہی سوامی
دیانند صاحب نے اپاسنا اور ہون وغیرہ کیئے"

دوستو خیال کرو- مسلمانوں کی وسعت قلبی کا
اور اندازہ لگاؤ اس وسیع القلبی اور دریا دلی پر ایسی
صورت میں جبکہ کوئی ہندو لاہور میں سوامی دیانند
صاحب کو مکان تک نہیں دیتا- مکان وغیرہ دینا
تو الگ رہا کوئی ہندو سوامی جی سے گفتگو کرنا بھی
پسند نہیں کرتا لوگ انکے دیکھنے کے روادار نہیں
ہیں- ایسی حالت میں ایک مسلمان نہایت فراخدلی
اور وسعت قلبی سے سوامی جی کے لیئے اپنی کوٹھی
خالی کر دیتا ہے سوامی جی وہاں دل کھول کر اپنے
عقائد کا پرچار اور اشاعت کرتے ہیں- ہندو
ڈاکٹر رحیم خان صاحب پر خفا ہوتے ہیں کہ تم نے
ایسے شخص کو اپنی کوٹھی کیوں دی مگر ڈاکٹر صاحب
ہی کی بات کو خاطر میں نہیں لاتے اور اپنی کوٹھی
سوامی دیانند کے قطعی حوالے کر دیتے ہیں- سوامی
دیانند وہاں دل کھول کر اپنے اصولوں کی اشاعت
کرتے ہیں حتیٰ کہ پنجاب میں سب سے پہلا آریہ سماج
کی بنیاد

آریہ دوستو غور کرو مسلمانوں نے سوامی دیانند کو اسوقت
پناہ دی جبکہ لاہور میں سوامی دیانند کا کوئی روادار
نہیں تھا- مسلمانوں نے سوامی دیانند کے لیکچروں
کے لیئے اپنی وسیع کوٹھیاں اسوقت خالی کر دیں
جبکہ لوگ سوامی دیانند کے لیکچر کا ایک حرف تک
سننا بھی گوارہ نہ کرتے تھے- مسلمانوں نے سوامی
دیانند کے لیئے اسوقت اپنے مکانات خالی کر دیئے
جبکہ ہندوؤں نے سوامی جی کو اپنے مکان سے
نکالدیا- اور ایک چپہ بھر جگہ دینے کے روادار
نہ تھے- غرضیکہ اس آڑے وقت میں اگر سوامی دیانند
کے کوئی کام آیا تو وہ مسلمان تھے- اے آریہ اخبارات
کے ایڈیٹرو خدارا آپ اپنے دلوں کو ٹٹولو اور اسکا
جواب دو کیا اس نیکی کا بدلا یہی ہے- کہ آپ مسلمانوں
پر ہر ممکن سے ممکن الزام لگانا انکے واجب الاحترام
بزرگان اسلاف کی شان میں شدید بے باکی سے
کام لینا- انکی نیکیوں کو بھی برے سے برے رنگ
میں لوگوں کے سامنے پیش کرنا- اگر باور نہ ہو تو جاؤ
ذرا آریہ گزٹ اور پرکاش کی اوراق گردانی کرو
کہ انہوں نے کس طرح مسلمانوں پر چوٹیں کرنے کا
ٹھیکہ لیا ہوا ہے- اگر اسپر بھی اعتبار نہ آئے تو
ذرا مسافر آگرہ کی اوراق گردانی کرو کس طرح
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی سے
کام لیا جاتا ہے- کس طرح اسلامی مقدس کتب پر
ہنسی اور مخول اڑایا جاتا ہے- خدارا آپ اپنے
گریبانوں میں منہ ڈالکر اس کا جواب دو کہ کیا وہ
لوگ جنہوں نے سوامی دیانند کو اسوقت پناہ دی
جبکہ کثرت سے لوگ سوامی جی کی جان کے لاگو تھے
اور اپنے ہم مذہب ہی انکی بھلائی کے روادار
نہ تھے ایسی نازک حالت اور وقت آزمائش
میں اگر پناہ دی تو مسلمانوں نے- لاہور میں جو
سب سے پہلا سماج قائم ہوا وہ محض مسلمانوں کی
فراخ حوصلگی کے طفیل- آج جو لاہور کی سماج
تمام ہندوستان کی سماج میں امتیاز رکھتی
ہے مسلمانوں کی وسیع قلبی کا ورقہ

ہے- مگر دوستو کیا جو سلوک آپ مسلمانوں سے روا
رکھ رہے ہو- کیا مسلمانوں کا حسن سلوک اسی کا
روادار ہے کیا بھلائی کا بدلا برائی بھی ہوا کرتا
ہے- سیب کی جگہ حنظل دینا کہاں لکھا ہے
ابھی اسی پر اکتفا نہیں ہے ذرا اور ملاحظہ فرمائیے
دوسری دفعہ پر جب سوامی دیانند کو لاہور آنا پڑا
تو انکو کسی ہندو نے اپنے مکان میں ٹھیرنے کی
اجازت نہ دی بلکہ اس دفعہ سوامی جی کو نواب
نوازش علیخاں نے اپنے باغیچہ میں جگہ دی وہاں
سوامی جی ایک خاصہ عرصہ ٹھیرے اور کئی لیکچر دیئے
اس سے اندازہ لگالو کہ مسلمان وقتاً فوقتاً سوامی
جی کیلئے کیا سلوک کرتے رہے آڑے سے آڑے
وقت میں اگر کام آئے تو مسلمان مگر حیرت تعجب
کہ ہمارے سماجی دوستوں کا نشانہ بھی ہیں تو مسلمان

ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا

مگر پیارو یہاں تک ہی بس نہیں ہے جب سوامی جی
لاہور سے امرتسر تشریف لے گئے تو انکے اتارنے
کے لیئے وہاں پر مکان کی تلاش ہوئی لیکن کسی
ہندو نے اپنا مکان نہ دیا آخر ایک مسلمان رئیس
میاں محمد جان نے اپنی کوٹھی سوامی دیانند کے
لیئے خالی کر دی اور میاں محمد جان کی کوٹھی پر ہی
۱۲- اگست ۱۸۷۷ء کو آریہ سماج امرتسر قائم ہوئی
اور وہاں پر ہی پرارتھنا اوپاسنا ہون یگیہ ہو کر
سماج قائم کیا گیا- مذکورہ بالا واقعات سے اس
امر کا اندازہ لگا لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ
ہندوؤں نے سوامی دیانند پر اینٹ پتھر برسائے
انکو ہر طرح سے بدنام کیا اپنے مکانوں تک پر ٹھیرنے
کی اجازت نہ دی- وہاں مسلمانوں کی طرف سے
ہمیشہ ہی سوامی دیانند کے ساتھ نیک سلوک ہوتا
رہا کبھی انکے لیئے کوئی برا کلمہ نہ کہا بلکہ اپنے مکانوں
میں جگہ دی اور سوامی دیانند نے انکے مکانوں میں
رہتے ہوئے آریہ سماج کی بنیاد رکھی مگر تعجب اور
حیرت کہ وہی ہندو لوگ جو سوامی دیانند کو عیاشیوں

پتھر برساتے تھے اپنے مکانوں تک میں ٹھیرنے کی اجازت نہ دیتے تھے مگر وہی لوگ آج سوامی دیانند کا نام لیکر مسلمانوں کو ناپاک اشدھ اور ملیچھ کہنا کارِ خیر سمجھتے ہیں۔ دوستو غور کرو۔ جن لوگوں نے سوامی دیانند کے ساتھ یہ حسن سلوک روا رکھے کہ جب سوامی دیانند کو کوئی جگہ ٹھیرنے کے لیئے نہیں دیتا تھا اور سوامی دیانند کے لیئے ہندوؤں کے ہاں سے ایک چارپائی کے لیئے جگہ کا انتظام بھی ہونا مشکل تھا مگر مسلمانوں نے نہایت وسعت قلبی کے ساتھ ایسی حالت میں سوامی دیانند کے لیئے اپنی کوٹھیاں اور باغات خالی کر دیئے۔ مگر آریہ اخبارات کے اڈیٹرو ذرا غور کرو کہ وہ لوگ جو ایسے آڑے وقت میں سوامی دیانند کے کام آئے ان سے یہی سلوک روا رکھنا چاہیئے جو آپ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں مساوا اگرہ کا اڈیٹر ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر جواب دے۔ پیارے آریہ دوستو! اس آڑے وقت کو ذرا اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ جبکہ کوئی ہندو سوامی دیانند کا ایک لفظ سننے کے لیئے روادار نہیں تھا سب انکے نام سے بھاگتے تھے ایسی حالت میں مسلمانوں نے سوامی دیانند کے لیکچروں کے لیئے اپنی کوٹھیاں اور باغ خالی کر دیئے۔ لاہور اور امرتسر میں جو سماجیں قائم ہوئیں یہ محض مسلمانوں کی وسعت قلبی کا صدقہ ہے۔ اے آریہ اخبارات کے اڈیٹرو ذرا آپ اپنے دل میں سوچو کہ کیا وہ لوگ جنہوں نے ایسے آڑے اور تنگ اور آزمائش کے وقت میں سوامی دیانند کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ کیا وہ اسی سلوک کے مستحق ہیں جو آپ اپنے اخباروں میں روا رکھ رہے ہیں۔ خدارا ذرا سوچو اور اس کا جواب دو وہ مسلمان جنہوں نے باوجود اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی سوامی دیانند کے لیئے ہر ممکن سے ممکن سہولتیں مہیا کیں کیا وہ ایسے ہی سلوکوں کے حقدار ہیں۔ ذرا مسافر آگرہ کا اڈیٹر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر اس کا جواب دے

جو مسلمانوں کے برخلاف اور مسلمانوں کے نہایت واجب الاحترام بزرگانِ اسلاف کی شان میں نہایت گستاخی سے کام لینا اپنا پرم دھرم سمجھتا ہے۔ ع

تماشا ہے ادھر موتی ادھر پتھر برستے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

انگلستان میں تبلیغ اسلام

جناب قاضی عبداللہ صاحب لنڈن سے لکھتے ہیں کہ:- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ملک میں تبلیغ اسلام کا کام روز بروز ترقی پکڑ رہا ہے۔ ایک نوجوان مسٹر ولسن نام جنکے مسلمان ہونے کی خبر پہلے اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ انکی وساطت سے ایک لیڈی کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ جس نے اسلام قبول کیا۔ پہلا نام مس ڈورا بولر ہے۔ اسلامی نام سعیدہ رکھا گیا۔ اس لیڈی نے عربی زبان بھی سیکھنی شروع کی ہے۔ حضرت مفتی صاحب تبلیغ کے واسطے لسٹر۔ آکسفورڈ اور سوتھ سی گئے ہیں جہاں سے کامیابی کی خبریں آرہی ہیں مفصل انشاء اللہ اگلی ڈاک میں ؛

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے شکر کا مقام ہے۔ کہ ایک اور معزز انگلش لیڈی بنام مرے پرلشن جس کی برادرم قاضی عبداللہ صاحب کے ساتھ ایک عرصہ سے ملاقات اور خط و کتابت تھی اور مجھے بھی چند بار ملنے کا موقع ملا آخر قاضی صاحب موصوف کی پُرزور تبلیغ نے اسکے دلپر خدا کے فضل سے گہرا اثر کیا۔ اور اس نے حضرت رسول پاک محمد المصطفےٰ والمجتبےٰ کی نبوت اور رسالت پر بصدق دل ایمان لاکر بذریعہ ایک تحریر کے ایمان کا اظہار کیا جو دفتر ہذا میں محفوظ ہے اس معزز لیڈی کا نام ماجدہ رکھا گیا ہے۔

۲۶۔ جون سے ۶۔ جولائی ۱۹۱۷ء تک کے لکھے ہوئے جو خطوط و اخبارات ۷ جولائی کو بمبئی سے روانہ ہوئے تھے وہ ظالم دشمن کی شرارت سے راستہ میں غرق ہوگئے۔ اسواسطے اطلاعاً لکھا جاتا ہے کہ ان تاریخوں کے خطوط و اخبارات ہمارے معزز دوست دوبارہ روانہ کریں تاکہ تعمیل ہو سکے ؛

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ:- اللہ تعالیٰ کے فضل اور دستگیری سے ایک اور جنٹلمین عاجز کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ مائین میں ملازم ہیں۔ ان کا پہلا نام مسٹر نن ہے۔ اسلامی نام حمید رکھا گیا ہے۔ اللھم زد فزد ؛

حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:- یہاں ایک اخبار میں ایک مضمون تائید اسلام میں نکلا تھا جس کو پڑھکر چند اصحاب نے سلسلہ خط و کتابت شروع کیا۔ انہیں میں سے ایک صاحب فرگسن صاحب بہادر ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر کے اپنا نام عبدالرحمٰن پسند کیا ہے یہ صاحب کسی میدان جنگ میں پنجابی مسلمانوں کے ساتھ ملکر دشمن کا مقابلہ کرتے رہے اور تب سے انہیں اسلام کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔ نماز عیدالفطر لنڈن میں راقم نے اسلامک سوسائٹی کے زیر انتظام صوفی ہاؤس میں پڑھائی۔ بعد نماز انگریزوں کے ایک مجمع میں تائید اسلام پر تقریریں ہوئیں۔ جن کو سامعین نے بہت دلچسپی سے سنا ؛

جناب مفتی محمد صادق صاحب لنڈن لکھتے ہیں کہ:- گذشتہ اتوار کو قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے تائید اسلام میں ایک پُرزور لیکچر دیا۔ جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ انگریز مردوں اور عورتوں کا خاصہ مجمع تھا۔ بعد لیکچر سوال و جواب کی عام اجازت دی گئی اور بہت دلچسپ مباحثہ ہوا۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا اور حاضرین اسلام کے متعلق اچھا اثر لیکر گئے۔ ایک ہیجین نوجوان جنکو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی تھی مشرف باسلام ہوئے۔ پہلا نام مسٹر لوریٹ السمین ہے۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ ایک اور صاحب مسٹر جیکسن صاحب نے بہت خط و کتابت و تبلیغ اور رد و قدح کے بعد نبی کریم حضرت محمد المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مسیح موعود کی نبوت کی تحریری تصدیق کی اور اسلامی نام سعدی احمد اپنے لیئے پسند کیا ؛

قرآن مجید اور وید مقدس

عام طور پر ہمارے آریہ دوست قرآن مجید اور قرآن مجید کے ماننے والوں پر یہ الزام نہایت سختی سے لگایا کرتے ہیں کہ قرآن مجید سخت خونخواری اور سفاکی کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے اسکے مقابلہ میں آریہ مذہب اور وید مقدس میں نہایت ہی رحم دلی کی تعلیم ہے۔ اہنسا پرمودھرما یعنی کسی کو دکھ نہ دینا یہ وید کی تعلیم کا ماٹو ہے وغیرہ وغیرہ۔ اوّل ہماری دوستوں کی طرف سے جو قرآن مجید اور قرآن مجید کے ماننے والوں پر الزامات لگائے جاتے ہیں آج ہم مختصراً قرآن مجید سے اسکا جواب بغیر کسی حاشیہ آرائی دینا چاہتے ہیں اور ہمارے آریہ دوست جو اہنسا پرمودھرما کا دعویٰ کرتے ہیں آج وید مقدس سے ہم اسکی پڑتال بھی کرنا چاہتے ہیں۔ ان ہر دو امور کے پرکھنے کے لیے ہم ایک کسوٹی پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ ایک کالم میں بغیر کسی حاشیہ آرائی کے احکام جنگ از قرآن۔ اور دوسرے کالم میں احکام جنگ از وید درج کرتے ہیں۔ ہمارے دوست خود ہی ہر دو احکام کو پڑھکر اندازہ لگالیں کہ سفاکی یا خونخواری کا الزام کس پر عائد ہوتا ہے۔ ہم اپنی زبان سے خود کچھ نہیں کہنا چاہتے ؛

KHILAFAT LIBRARY

احکام جنگ از قرآن کریم

وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ؛ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ قٰتِلُوْهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؛ (بقرہ)

جو لوگ تم سے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو اور زیادتی نہ کرو۔ بے شک ظالم لوگ خدا کو نہیں بھاتے (لڑائی کے وقت) جہاں انکو پاؤ لڑو اور جہاں (تمہارے گھروں) سے انہوں نے تمکو نکالا ہے۔ انکو نکال دو فتنہ فساد قتل قتال سے بھی بڑا ہے اور مسجد الحرام (کعبہ شریف) کے قریب جب وہ خود نہ چھیڑیں تم نہ لڑیو پس اگر وہ شروع کریں تو بیشک مارو اسی طرح کافروں کا بدلہ ہے اگر باز آجائیں تو خدا بخشنے والا مہربان ہے اُن سے لڑو تاکہ فتنہ نہ رہے اور کلی قانون خداوندی ہو جاوے اگر لڑنے سے باز آدیں تو بجز ظالموں کے کسی پر ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ رفع شر کا تمہیں حکم ہوا ہے اور تم اسکو ناپسند کرتے ہو (تمہاری سمجھ سے) عجب نہیں کہ تم ایسی چیز کو بھی جو واقع میں تمہیں مفید ہو ناپسند کرنے لگو اور مضر کام کو بھلا سمجھ لو خدا خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ؛

اللہ کی راہ میں لڑو اور جانو کہ خدا سنتا اور جانتا ہے ؛

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ؛ فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ كَیْدَ الشَّیْطٰنِ كَانَ ضَعِیْفًا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا (نساء)

احکام جنگ از وید مقدس

"اے راج پُرش! آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ اے جاہ و جلال والے پُرش وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلائیں" (یجروید ۱۳/۱۲)

"اے تیج دھاری و دوان پُرش! آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑیں اور انکو اپنی تمام طاقت سے ماریں" (یجروید ۱۳/۱۳)

"جس ایذا رساں شخص کی ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں یا جو ایذا دینے والا ہم سے دشمنی کرتا ہے اس کو ہم شیر وغیرہ کے مُنہ میں ڈالدیں" (یجروید ۱۵/۱۵)

"جس دشٹ سے ہم لوگ دویش کریں یا جو دشٹ ہم سے دویش کرے ہم اسکو اُن ہواؤں سے ہلاک کریں" (یجروید ۱۵/۱۶)

"ہم لوگ جس دُشٹ سے دویش کریں۔ یا جو ہم سے دویش کرے اسکو ہم لوگ خونخوار جانوروں کے مُنہ میں ڈالدیں" (یجروید ۱۵/۱۵)

"جن سے ہم لوگ نفرت کرتے ہیں۔ یا جن کو ہم ناراض کرتے ہیں یا جو ہم کو دُکھ دیتے ہیں۔ انکو ہم ان ہواؤں کے مُنہ میں ڈالکر اس طرح دُکھ دیں۔ جس طرح بلی کے مُنہ میں چوہا" (یجروید ۱۶/۶۵-۶۶)

"اے طاقتور اور روشن ضمیر عالم انسان! جس طرح ہم لوگ روز کھوٹے سوبھاؤ والوں کے گاؤں کو آگ کی مانند مارنے والے تجھ خوبصورت و دوان کو سب طرح سے دھارن کریں۔ اسی طرح تو ہم کو دھارن کر" (یجروید ۱۱/۲۶)

"اے راجہ! جس طرح حفاظت کرنے والے عالم کا پوتر شاگرد سکھ دینے والے آگ وغیرہ پدارتھوں کو حاصل

"مسلمانو! اپنے بچاؤ کا سامان اپنے ساتھ رکھا کرو پھر چاہے متفرق نکلو یا جمع ہو کر۔ جو لوگ اپنی دنیا کی زندگی کو آخرت کے عوض دینا چاہتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑیں جو کوئی اللہ کی راہ میں لڑ کر غالب ہو یا مارا جائے ہم (خدا) اس کو بہت بڑا اجر دینگے اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کی امداد کے لیئے بھی نہیں لڑتے جو (کفار کے قابو میں بجان آئے ہوئے) کہتے ہیں خدایا ہم کو ان ظالموں کی بستی سے نکال اور کسی کو ہمارا متولی اور حمایتی بنا۔ (تم اتنا بھی نہیں سوچتے کہ) جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو اس سے انکاری ہیں وہ غیر معبودوں کی حمایت میں لڑتے ہیں۔ کیا تو نے انکو نہیں دیکھا جنہیں حکم ہوا تھا کہ لڑائی کرنے سے رکے رہو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دیتے رہو (اسوقت تو انکو ناگوار گذرا تھا) پھر جب انکو لڑنے کا حکم ہوا تو لوگوں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا سے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہتے ہیں خداوندا! تو نے ہم پر لڑائی کیوں فرض کردی ہمکو کسی قدر مہلت تو دی ہوتی۔ تو (اے محمدؐ) ان سے کہدے کہ دنیا کا اسباب بہت تھوڑا ہے اور پرہیزگاروں کے لیئے آخرت سب سے اچھی ہے اور تمپر ایک تاگہ پر بھی ظلم نہ ہوگا"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۞ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۞ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۞ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۞ فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۞ (انفال ۸)

"مسلمانو! جب کافروں سے میدان جنگ کی ہجوم میں ملو تو انکو پیٹھ نہ دکھایو جو اس روز پیٹھ دیگا اسپر اللہ کا غضب ہوگا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے مگر جو بطریق فنون جنگ یا اپنے آپکو اکیلا سمجھ کر اپنی جماعت کے پاس پناہ لینے کو آئے (وہ اس حکم میں داخل نہیں بلکہ وہ قابل تعریف ہے) منکر ظالموں سے لڑو جبتک فتنہ نہ مٹے اور سارا حکم خداوندی ہو جاوے اگر وہ لڑنے سے باز آئیں تو انکو چھوڑ دو خدا انکے کاموں کو دیکھ رہا ہے جان رکھو کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اسکا پانچواں حصہ نکال کر اللہ کے رسول (یا جو امیر المؤمنین ہو اسکو اور قرابت داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور محتاج مسافروں کو دیا کرو (باقی فوج میں بانٹ لیا کرو) اے نبی (محمدؐ) مسلمانوں کو دفع شر کی رغبت دے اگر تم میں سو آدمی مضبوط ٹوٹ کر لڑنیوالے ہونگے تو دو سو پر غلبہ پاوینگے۔ اور اگر ایک ہزار ہونگے تو دس ہزار پر اللہ کے حکم سے غالب آویں گے۔

۵ جن لوگوں سے دشمن لڑتے ہیں اُن کے مظلوم ہونے کی وجہ سے انکو اجازت ہے کہ ہاتھ اٹھائیں بیشک خدا انکی مدد کرنے پر قادر ہے جو بیچارے صرف اتنے ہی کہنے پر کہ ہمارا ربّ اللہ ہے۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۞ (حج)

جو بیچارے صرف اتنے ہی کہنے پر کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اپنے گھروں سے نکالے گئے اگر اللہ بعض لوگوں (ظالموں) کو بعض سے دفع نہ کرے تو صومع اور گرجے اور مسجدیں جنمیں اللہ کا ذکر بہت بہت کیا جاتا ہے گرائے جائیں جو اللہ کے دین کی مدد کرتا ہے خدا اُس کی مدد کرتا ہے بیشک خدا بڑی قوت والا بڑا غالب ہے"

۵ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۞ وَ

کر کے دیدوں کے علم کا جاننے والا ہو کر دشمنوں کو مارنے والا اور دشمنوں کے گاؤں کو تباہ کر کے آپ کے جاہ و حشمت کو دوبالا کرتا ہے۔ اسی طرح دیگر وید دان لوگ بھی آپکو ودیا اور دھنے سے ترقی دیں گے" (یجروید ۳۳/۱)

"اے سپہ سالار کی استری! تو بھی جنگ کی خواہش کرتی ہوئی دور دیش میں جاکر دشمنوں سے لڑائی کر اور انکو مار کر فتح حاصل کر۔ تو ان دور دراز کے ملکوں میں رہنے والے دشمنوں میں سے ایک کو بھی مارنے کے بغیر مت چھوڑ" (یجروید ۲۵/۱۷)

"اے انسان! جس طرح میں بدکرداروں کی گردن کاٹتا ہوں ویسے تو بھی کاٹ" (یجروید ۲۲/۵)

"جو دشٹ ہم لوگوں سے مخالفت کرتا ہے۔ یا جس دشٹ سے ہم لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ تم اس بدکردار دشمن کو مختلف زنجیروں سے جکڑو۔ اور اسکو ان زنجیروں سے کبھی مت چھوڑو" (یجروید ۲۵-۲۶/۱)

"اے دشٹ انسان! تو کبھی بھی ہدایت کی روشنی حاصل نہ کر سکے۔ تیرا آنند دینے والا علم کا رس تجھے کبھی بھی آنند نہ دے" (یجروید ۲۶/۱)

"اے انسان! جس طرح بھی دشمنوں کو ہلاک کیا جا سکے اسی قسم کے کاموں کو کر کے سدا ہی راحت سے زندگی بسر کر" (یجروید ۲۸/۱)

(۱) ہے پرماتمن! ..... میں بدکردار یا دشمنوں کی ہلاکت کے لیئے ..... آپکو اپنے دل میں قائم کرتا ہوں۔ (یجروید ۱/۱۷)

(۲) ہے پرمیشور! ..... میں دشمنوں کی ہلاکت کے لیئے آپ کو ..... بار بار اپنے دل میں قائم کرتا ہوں (یجروید ۱/۱۸)

"مجھ کو چاہیئے۔ کہ کوشش کر کے بدکردار اور بداطوار انسان کی یقیناً بیخکنی کروں۔ اور جو دان وغیرہ دھرم سے خالی۔ ظالم۔ بدکردار دشمن ہیں انکی صریحاً بیخکنی کروں" (یجروید ۱/۱)

"ہے پرماتمن! آپ کی کرپا سے ہم لوگوں کے لیئے پانی اور اناج وغیرہ نباتات سریشٹ متر دوست کی مانند ہوں۔ اور جو ہم لوگوں سے دشمنی رکھتے ہیں

اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (انفال)

۲ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوْكُمْ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا۔ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ۔

۱ اگر تیرے مقابل صلح چاہیں تو تو بھی جھک جا اور اللہ پر بھروسہ کر بیشک وہ سنتا اور جانتا ہے۔

اگر کوئی مسلمانوں کی قوم تم سے مدد چاہیں تو انکی مدد کرو مگر اُس قوم کے مقابلہ میں انکی مدد نہ کرو جن کے ساتھ تمہاری مصالحت کا عہد ہو خدا تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔"

۲ اپنے دشمنوں سے لڑو مگر جو تمہارے معاہدین سے تعلق رکھتے ہوں یا تمہارے اور اپنی قوم کے مقابلہ کرنے سے دل تنگ تمہارے پاس آویں اُن سے مت لڑو" اگر خدا چاہتا تو اُنکو تمپر غالب کر دیتا پھر وہ تمھیں مارتے پس اگر وہ تم سے الگ رہیں اور تم سے لڑنیکی آمادگی نہ کریں اور تم سے صلح رکھیں تو خدا نے تمکو اُن سے لڑنے کی اجازت نہیں دی تم ایسے لوگوں کو بھی پاؤ گے کہ تم سے اور اپنی قوم سے امن میں رہنا چاہیں گے مگر جب کوئی اُنکو فساد پر اُبھاریگا تو فوراً اُسکے شریک ہو جاوینگے پس اگر وہ تم سے الگ نہ رہیں اور تم سے صلح نہ رکھیں اور اپنے ہاتھوں کو نہ روکیں تو اُنکو پکڑو اور جہاں پاؤ اُنکو

یا جس سے ہم لوگ دشمنی کرتے ہیں۔ اُس کے لیئے جل اور اناج وغیرہ سب کے سب دُکھ دینے والے دشمن کی مانند ہوں۔" (یجروید ۳۲/۶)

آریہ بھے دنی سبھا صفحہ ۱۵ پر سوامی دیانند صاحب فرماتے ہیں جن لوگوں نے برہم چریہ اور گرہست دان یا سنیاس غیرہ نہ رکھا ہو یعنی جنہوں نے تجرد اور متاہل اور فقیری کو درجہ بدرجہ قبول نہ کیا ہو ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں یا ہمارے غلام ہو کر رہیں اور یا انکی زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔ پھر آگے ستیارتھ پرکاش تیسرا اڈیشن کے صفحہ ۱۵ پر سوامی صاحب آریہ بھے دنی سبھا کے چھپے اڈیشن کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔ "جو ہم سے محبت نہیں کرتا یا ہم سے دشمنی کرتا ہے اور جس پاپی سے ہم دشمنی کرتے ہیں اسے انصاف کرنیوالے پرمیشور۔ اسکے لیئے پانی۔ علم۔ دوائی سب ناموافق اور دُکھ پہنچانیوالے ہی ہوں۔"

ستیارتھ پرکاش تیسرا اڈیشن دوسرا سمولاس صفحہ ۵۳ پر سوامی صاحب فرماتے ہیں "جو ویدوں اور ویدوں کے مطابق کتابوں کو نہیں مانتا اور انکے برخلاف عقیدہ رکھتا ہے ایسے دہریہ کو ذات اور قطار اور ملک سے باہر نکالدینا چاہیئے۔"

خدا کی طلب

دنیا کے تمام اکابر اولیا بندوں کو یہی بتلاتے گئے جب تک وہ چار عناصر کی بنی ہوئی دنیا میں زندہ رہے انکو اس تبلیغ کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ صدہا معترض یہ اوازہ کستے تھے کہ اگر خدا ہے تو دکھلاؤ تاکہ دل قرار پاوے اور دل میں لگن پیدا ہو۔ اسکے جواب میں یہی بتلایا جاتا تھا کہ وہ ہستی مطلق جسمانی بصارت سے نہیں دکھلائی دیتی۔ تم کو طلب کامل ہو تو بذریعہ عرفان اُسکو حاصل کر سکتے ہو۔ پہچان کا اعلیٰ ذریعہ یہی مخلوق ہے۔ صنعت کو دیکھ کر صانع کا سراغ ہوا کرتا ہے۔ مخلوق ہی خالق کا پتہ دیتی ہے۔ اگر ان وجوہات پر دل نہیں جمتا تو بڑی بے یقینی ہے۔ بلکہ قطعی محرومی ہے عرفان کے حصول کیلئے فقراء کی خدمت میں جانا ہی خدا یابی ہے ہم فقیر اسکو نہیں کہتے جو بادلہوس ہو۔ تمام شب مسجد کا گوشہ نشین ہو جب چاندی کے ٹکڑے ہوئے روپیہ دیکھے نفس تنزل ہو کھلا دیکھی نماز کا عادی ہو۔ اندر سے دنیا طلبی کا طالب بنا ہو خواہ نماز معکوس ادا کرتا ہو۔ مگر ہو بخیل ہرگز وہ فقیر نہیں۔ ایسی مسجد نشین سے برابر پرہیز کرتے رہنا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ میں فقیر دل کو دیکھا کرتا ہوں۔ اسکے ظاہری جسم اور اسکی خوبصورتی دلبر صورتی۔ خوش لباسی سے کوئی سروکار نہیں۔ بس دل کی صفائی ہو تو خدائی ہے۔ اللہ خود بھی صاف پاک ہے صفائی اس کا مقصد ہے۔ جب یہ دل کی حالت نہیں تو مرد مسلمان کے لیئے بڑی زار زار رونے کا مقام ہے۔ نماز کا عین مقصد یہی ہے کہ صفائی دل حاصل ہو جاوے۔ جس بندہ میں عرصہ دراز کی عبادت کے بعد تبدیلی پیدا نہ ہوئی وہ کم نصیب ہے روز ازل سے محروم ہے۔ اس بندہ کو یہ دق کا عارضہ ہے۔ اسکے دور کرنیوالے حکیم حاذق کی ضرورت ہے۔ اللہ نے اپنی مخلوق میں مخلوق حکیم موجود رکھی ہیں جنکو تلاش انکی ہوتی ہے اسکو مل جایا کرتے ہیں۔ دق کے عارضہ سے فرد صحت دیتی ہیں۔ کوئی مایوسی کا مقام نہیں۔ ہمت شرط ہے کم ہمت اسی مرض کا شکار ہو کر قبر میں سڑ رہے ہیں۔ مجھے اپنے ناظرین کی توجہ اس طرف بھی کھینچنا مقصود ہے کہ ازل کی تقدیر بیچ ضرور ہونی چاہیئے یہ ایک جملہ ہے جو اکثر موقعوں پر لایا گیا ہے جو بندہ خوب محنت کرتا ہے کامیابی ہوگئی خوش ہوتا ہے اور یہی دنیا فتویٰ دیتی ہے کہ ازل میں ایسا ہی تھا جب بعد شقت و سعی تبلیغ کے کامیابی ہوئی تو ہر سب یک زبان ہو کر پکار اٹھتی ہیں کہ ازل میں یہی تھا۔ اب ذرا غور کا مقام ہے کہ کامیابی ناکامیابی کا ظہور ازل پر موقوف ہوا میں بھی یہی بتلائے دیتا ہوں کہ مرد کی ہمت کہنے نہ رہی اور اس کے کامیابی ناکامیابی کے ظہور کی سب کچھ اسکی کوشش اور سعی ہے کوشش و سعی ہی ازل ہے فضلوں کے ہیر پھیر میں عارف کو مبتلا ہونا چاہیئے وہ مقصود سے دور جا پڑیگا ظہور ارادہ جہاں تک وہاں تک کوشش آن پہنچتی ہے جب کوشش کمال کو پہنچے جو اس کا ظہور ہوگا اسکو ازل سے نسبت دیجاتی ہے میرا اتفاق ازل کے لفظ سے یہانتک ہے۔ ازل نہ کوئی تختی ہے جس پر کچھ منقش ہو نہ کوئی وجود خارجی ہے جیسا خلق خدا مان رہی ہے۔ عارف کے نزدیک کامیابی ناکامیابی دونوں ایک حالت وجودی کا غماکہ ہے مرد کامل جب حالت کا پابند نہیں تو ازل کس شمار قطار میں ہاں ظاہر میں ازل پابند ہو گئی۔ ان کا اس سے باہر آنا محال ہے تاوقتیکہ کسی مرد عارف کے عرصہ تک صحبت نہ حاصل کریں۔ فقط خاکپائے فقراء بندہ عمر دراز خاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۱۷ء

گوشت خوری اور ہندو شاستر

KHILAFAT LIBRARY

وید: اتھروید ادھیائے ۱۸ - اتوواک ۴ - منتر ۴۲ -
جو یکھن - چال - گوشت تیرے (اپن (نذر) کرتا ہوں
وہ سب لذیذ میٹھے اور گھی سے تر ہوں ؛
رگوید سنگھتا سکتم (۶۱) ۱۲ منتر -
اے اندر جو کہ تیز رفتار اور طاقتور اور سب کا
سوامی ہے - اس درتا پر اپنا بحر چلا - اور اس کو
اس طرح جدا جدا کر - جیسے قصائی گائے - کو کاٹتا ہے
تاکہ مینہ برسے اور پانی زمین پر پہنچے -
رگوید اشٹک ۲ - ادھیائے ۳ - سوکت ۶ -
..... کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے ؛
یجروید - ادھیائے ۲۴ - منتر ۲۸ و ۲۹ - مترجمہ سوامی دیانند
اے طاقتور دیوتا تیرے لیئے سفید ہرن اور متر کیلئے
لال ہرن یا گوری ..... اور دان کے واسطے بھینس
اور برہسپت کے واسطے اور کو اد شٹری لوہار کیلئے
(جس نے اندر کا لجیر اور ہون کے لیئے برتن اور چمچے
وغیرہ بنائے ہیں) اونٹ اور پرجاپتی کے واسطے
منش چڑھایا جاتا ہے -
منتر ۳۸ - بارش کو بلانے والی مینڈکی موسم
بسنت کے لیئے چوہا - بل کے لیئے بڑا سانپ - ٹیٹری
کبوتر - اُلو - خرگوش - جنگلی مینڈھا - ورن دیوتا کے
لیئے قربان کیئے جائیں ؛
(۲) ویاس سنہتا - یگیہ یا شرادھ میں یگت ہوا برہمن
یدی مانس نہ کھائے تو پتت ہوتا ہے شکار کیئے ہوئے
مانس سے پتری گن اتھوا دیوگن کی پوجا کر کھشتری
مانس کھا سکتا ہے - (ادھیائے ۳ - چھاپہ خانہ لکھنؤ
صفحہ ۱۰)
(۲) وششٹ سنہتا - ادھیائے ۱۴ - صفحہ ۳۱ -
شوادت - شلک ۱۰۰ - کچھوا اور گودھا بھی
کتے بانچ ناخن والے جیو حلال ہیں - اونٹ چھوڑ کر
انیہ تو (اور تو) دنت پشو - (دانتوں والے جانور)
بھکش (کھانے جائز) ہیں - مچھلیوں میں (بقیہ

گوہ - ششو مار - زرک - کلپر - اور درکرت روپ - سانپ
شپرش مچھلیاں حرام ہیں - گو - گوہ اور شتر - حلال
نہیں لکھے ہیں - گنڈو اور بیل واجنے ٹکے مت سے پوتر ہیں ؛
(۳) ایضاً - ادھیائے ۴ - چھاپہ خانہ کلکتہ
مدھوک پرک دیو پوجا اور استتھی شکار کے لیئے پشو
مارے - منو نے کہا ہے مدھو پرک - یگیہ - پتری کاریہ اور
دیو کاریہ ان میں ہی پشو ہنسا کریں - اور دوسرے کاموں
میں نہ کریں - برہمن اور کھشتری ابھیاگتوں کے لیئے
مہا نشب یا مہا چھاگ پکا دے اسی پرکار ان کیلئے
نیم ہے -
(۴) منو سمرتی - ادھیائے ۵ - شلوک نمبری ۷-۱۱
۲-۲۲-۲۳ - اور ۲۴ - اور ۲۷ سے ۴۴ تک
میں حرام و حلال پشوؤں کی مفصل تشریح درج ہے -
(۵) وشنو سنہتا - ادھیائے ۵۱ -
برہمن منتر کے ذریعہ شدھ نہ کیا ہوا مانس کبھی
نہ کھاوے - لیکن سناتن نیم انوسار منتر سے شدھ
ہوا پشو بھوجن کر سکتا ہے - خود برہما نے یگیہ کے
لیئے پشو بنایا ہے وغیرہ -
(۱) منو سمرتی - ادھیائے ۳ - شلوک ۲۶۸ سے ۲۷۲ تک
(۲) وشنو سنہتا - ادھیائے ۸۰ میں مختلف قسم
کے مانس سے مختلف تک پتروں کا تریپت رہنا
لکھا ہے - میکس مولر صاحب نے مشرقی کتاب مقدسہ
جلد ہفتم باب اکادن - صفحہ ۶۹ پر بھی ایسا ہی
ترجمہ کیا ہے (ب) مارکنڈے پوران ادھیائے ۳۲
میں بھی اسی طرح پتروں کی تریپتی لکھی ہے ؛
(۳) منو سمرتی - مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ صفحہ ۱۱ حاشیہ
منشی نولکشور جی سی - آئی - ای ترجمہ مہا بھوا پادھیائے
دھرم شاستر گرگنہ پنڈت مہر چند جی سنہ ۱۸۹۵ء ادھیائے ۱۰ -
صفحہ ۱۴۱ -
(۱) "دھرم اور ادھرم کے جاننے والے بھوگ
سے تنگ آکر بامدیو رشی نے کتے کا مانس کھانے کی
خواہش کی - جان کی حفاظت کے لیئے اور اسکو کوئی
دوش نہ لگا" ۱۰/۱۶۶
(ب) بھوگ سے تنگ آکر دھرم اور ادھرم کے
جاننے والے دشوامتر رشی چنڈال کے ہاتھ سے
لیکر کتے کی ران کا گوشت کھانے کو تیار ہوئے - ۱۰/۱۰۸
پنڈت جوالا پرشاد جی - بھارت دھرم مہا منڈل
کے مہوا پدیش کی منو سمرتی بھاشا ٹیکا میں ان ہر دو
شلوکوں کا صفحہ ۸۱۴ اور ۸۱۵ پر بھی یہی ترجمہ کیا
گیا ہے -
(ج) مہا بھارت شانتی پرب - ادھیائے ۱۴۱
دشوامتر رشی کھانے کو کتے کی ران چرانے کے لیئے
رات کے وقت چنڈال کے گھر گئے -
(۱۴) منو سمرتی - ادھیائے ۱۱ - صفحہ ۷۷۹ شلوک ۱۱۸
(ا) جو برت میں ٹکا ہوا برہمچاری دوج جان کر دوج
کو سینچے - وہ ادکرن چورا ہے میں کانے گدھے دیا کو
پکا کر پاک یگیہ کی ودھی سے رات کے وقت نرتی
دیوتا کا پوجن کرے ؛
(ب) صفحہ ۸۰۷ شلوک ۱۳۲ - اگر آدمی سے یہ نا
کردنی فعل ہو جاوے - جو پرائشچت کے لائق ہے -
تو پرودکت گدھے کا یگیہ کر کے اور گدھے کے چمڑے
کو پہنکر" اور میں اوکرنی ہوں" - اس طرح اپنے فعل
کو ظاہر کرتا ہوا سات گھر سے ہر روز بھیک مانگے
کیونکہ بھارت رشی نے ایسا ہی پرائشچت لکھا ہے -
(ج) پارسکر گرہ سوتر - کانڈ کا بارہ میں گدھے کا
ہوم لکھا ہے - اسی طرح
(د) آپستھنیہ سوتر ادرگو تم گرہ سوتر میں بھی
یہی لکھا ہے - میکس مولر صاحب نے بھی اسی طرح
ترجمہ کیا ہے - دیکھو آپستھنیہ سوتر مترجمہ جارج
بلر صاحب پرشن اول - پٹل نو - کھنڈ ۱۱ صفحہ ۵۱ -
(س) گوتم مترجمہ میکس مولر صاحب ۲۳/۱۲ کتب مقدسہ
شرقی ( ) جلد دوم میں بھی یہی ذکر ہے -
(ہ) پنڈت بھیم سین جی شرما نے دشٹ سمرتی
بھاشا میں لکھا ہے کہ پتری دیو اور اتھیوں دیو کی پوجا
میں شاستر وکت ودھی سے پشو ہنسا کرے مگر نیوگ
کلیگ میں دکشٹ آدی دوشوں ہونے سے منع ہے) اس سے
یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ پہلے یگوں میں ضروری مطلب کے لیئے
ہوتی تھی - جو کل یگ میں منع ہے ؛

غیر مذاہب میں تبلیغ کیلئے نور بک ڈپو کی
نہایت مفید کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت بابا نانک جو ایک ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا کھنڈن (رد) کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا کہ اسوقت اگر کوئی نیکیوں آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ قابل دید سوانحعمری ہے۔ ۵۰۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۱۲ مجلد ۱۴ ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم ۱۔ اس نہایت مفید کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح تحریر فرماتے ہیں۔ "میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی کتاب بہت ہی دلچسپ ہے"

قیمت فی جلد ۸ ر

جھوک مہدی والی، پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنیکے لیئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے یہ وہ شہرہ آفاق ہے۔ جسکا چرچہ گھر گھر ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت ۱ ر

فتح مبین۔ وہ مباحثہ جو ۲۱۔ مارچ ۱۹۱۶ء کو نواں شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا جسمیں اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھ اور سناتن حاضرین نے بآواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بے نظیر مباحثہ کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ مباحثہ کیا ہے گویا کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ ۶۰۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۴ ر

تحفہ لاثانی مومیائی کوہستانی

صاحبان! کیوں اصلی مومیائی کے نہ ملنے سے مایوس ہو۔ کوشش شرط ہے ہم نے بھی کئی روپیہ صرف کیا۔ مگر آخر جو بندہ یا بندہ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے اصلی مومیائی مل گئی۔ اب آپ بھی لو اور مفردات کی کتابوں کی کسوٹی پر پرکھو اور صاحب محیط اعظم جیسے حکیم کے قول کے موجب شناخت کرو اور اپنے حکیموں اور طبیبوں کو دکھاؤ اگر موافق مفردات کی کسوٹی اور موافق قول صاحب محیط پاؤ نور علیٰ نور ورنہ واپس

شناخت بقول صاحب محیط

اصلی مومیائی گرمی پہنچانے سے نرم ہو جاتی ہے اسکے فوائد صاحب محیط یوں فرماتا ہے

تمام بدن کے دردوں کو دور کرتی ہے۔ سب قوتوں کی نگہبان ہے۔ **ارواح کی معاون مقوی دل۔ مفرح قلب۔** بلغمی درد دور کرتی اور بلغمی مواد خارج کرتی ہے۔ ظاہری باطنی اعضاء کی محافظ ہے۔ تمام پٹھوں کی کمزوری کے لیئے لاثانی ہے۔ مقوی باہ۔ ضرب کے لیئے اکسیر جوٹ کے لیئے تریاق۔ فالج لقوہ کے لیئے اثر مسیحائی سوزاک اسکے ذریعہ کافور۔ قطرہ قطرہ پیشاب کے لیئے ضامن ہے۔ درد مفاصل دور کرے۔ سینہ و پھیپھڑہ کے لیئے نہایت مفید مؤثر ہے۔ جریان درد کمر کے لیئے مجرب۔ ناصور۔ پرانے زخم۔ برص۔ نقرس عرق النساء۔ کرم شکم۔

ان امراض کے لیئے مومیائی کا وجود فضل ربی ہے۔ منگواؤ اور آزماؤ۔ قیمت فی تولہ عہ محصول بذمہ خریدار

المشتہر

نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

اشتہاری ادویات کو چھوڑ اب قدرت کی گود میں آؤ!

اردو کی از حد دلچسپ۔ نہایت ضروری۔ مفید عام قیمتی اور کارآمد

طبی مشورہ

مشتمل بر علاج و اصلاحی ہدایات قدرتی علاج۔ آسان و کم قیمت مگر مفید و مجرب۔ نسخہ جات سے بھرپور نہایت سستی اور شاندار مشہور حضرت عالم کتابیں

نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳

طبی مشورہ نمبر ۱ کی فہرست مضامین:۔

دس قدرتی معالج۔ ڈاکٹر ہوا۔ ڈاکٹر پانی۔ ڈاکٹر غذا ڈاکٹر فاقہ۔ ڈاکٹر ورزش۔ ڈاکٹر نیند۔ ڈاکٹر آگ۔ ڈاکٹر آفتاب۔ ڈاکٹر خیال۔ ڈاکٹر اعتقاد کے لاثانی مشورے۔ آسان مجرب قدرتی نسخہ جات۔ عام ادویہ۔ روزانہ ضروریات کی اشیاء پر دلچسپ معلومات۔ بخار ہر قسم۔ قبض۔ پلیگ۔ ہیضہ۔ زکام۔ دمہ۔ کھانسی۔ امراض چشم وغیرہ پر دلچسپ مشورہ مع علاج وغیرہ وغیرہ ۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب دوسرا ایڈیشن قیمت فی جلد ۱۴ ر مع محصول ۶ ر

طبی مشورہ نمبر ۲ جل چکتا و دھی:۔ طبابت میں ادویہ کی خطرناک تجارت پانی سے جملہ امراض کا قدرتی طریق علاج مع تصاویر دستی کرم نولی کرم وغیرہ قدیم رشیوں کے نہایت آسان قدرتی علاج بے دوا۔ جرمن لوہی کو ہنی کے طریق علاج میں ضروری اصلاح اور ایزادی۔ نہایت دلچسپ قیمت فی جلد ۱۴ ر مع محصول ڈاک ۶ ر

طبی مشورہ نمبر ۳ بنام ڈاکٹر کلام:۔ نہایت نرالا اور مفید مضمون۔ علاج بذریعہ کلمات طبی اور اخلاقی منتروں کا مدلل استعمال مع دلچسپ عملی تجربات۔ فلسفہ خیال فلسفہ کلام۔ الفاظ کی ماہیت اور اثرات۔ فلسفہ یکسوئی یا یوگ کے آسان و دلچسپ طریق۔ پرانا یام کی آسان مشقیں جدید جسمانی ورزشیں۔ آسن مع تصاویر مفید صحت و واقع امراض۔ فلسفہ علاج۔ مجرب منتروں اور کلام سے امراض جسمانی اور روحانی دکھوں کا بلا دوا یقینی علاج۔ قابل دید ۱۲۰ صفحہ موٹا کاغذ قیمت ۵ ر مع محصول ڈاک ۷ ر

نوٹ:۔ طبی مشورہ مع محصول ڈاک ایک روپیہ دو سٹ مع محصول ڈاک عہ فوراً خرید و اور ضرور پڑھو۔ بھاری فیسوں اور ادویات کے روزانہ اخراجات سے بچو

مصنف

پنڈت سیتا رام دت ویدکویراج — مصنف چشمہ زندگی شودھن ودھی قانون فضیلت — آدتیہ آیورویدک فارمیسی صدر بازار } راولپنڈی